رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ہ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے	عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط	اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶	۶ - اگست ۱۹۱۸ء	سہ شنبہ	۲۷ - شوال ۱۳۳۶ھ	نمبر ۱۱

مدینۃ المسیح

۴ - اگست کو جنگ کی پانچویں سالگرہ کی تقریب پر مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں سلطنت برطانیہ کی کامیابی اور فتح کے لئے دعا مانگی گئی - اور پھر بعد از نماز عصر مسجد اقصیٰ میں ایک بڑے مجمع میں جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے اس آرام اور اطمینان کا ذکر کرتے ہوئے - جو جماعت احمدیہ کو گورنمنٹ کے زیر سایہ حاصل ہے اور ان احسانات کو بیان کرتے ہوئے جو گورنمنٹ اپنی رعایا پر کرتی ہے - دعا کی تحریک کی جس پر حاضرین نے خلوص دل سے سلطنت برطانیہ کی فتحیابی اور اس سے جماعت احمدیہ کے لئے عمدہ نتائج نکلنے کے لئے دعا کی۔ موسم سخت گرمی کی وجہ سے بہت تکلیف دہ ہے -

اخبار احمدیہ

ولایت میں تبلیغ اسلام
ایک اور نو مسلمہ
(پندرہ روزہ رپورٹ)

گذشتہ دو ہفتہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دو لیکچر تائید اسلام میں دیئے - جن میں سامعین کی تعداد معقول تھی - اور ایک معزز خاتون بنام مسز ڈیزی راشتر نے حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر قبول اسلام کیا - اس کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بھیج دی گئی ہے - نو مسلمہ کی پسندیدگی کے مطابق - کہ اس کا نام لفظ سپرنگ کا ہم معنی ہو - اس کا نام بہار بیگم رکھا گیا اس کے علاوہ ایک اور لیڈی بنام مس آسری ہارلنگ جس کو قاضی صاحب اور مفتی صاحب ایک عرصہ سے تبلیغ کر رہے تھے - حضرت افضل الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی اللہ ہونے کا تحریری اقرار کرکے داخل مسلمین ہوئی - قاضی عبد اللہ صاحب شمالی حصہ ملک میں تبلیغ کا حق ادا کر رہے ہیں - راقم بھی حسب فرصت اور موقعہ ایسے

بصرہ میں تبلیغ

برادر محمد عبد اللہ صاحب احمدی جمعدار بصرے سے لکھتے ہیں کہ وہ تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں - خدا تعالیٰ آپ کی زبان میں تاثیر دے - اور کوششوں کو بار آور کرے -

درخواست دعا

برادر سردار شد لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں - کہ مولوی خیر الدین احمد

صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ ایک مہینہ سے علیل ہیں۔ اور مرض میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ احباب ان کی صحت کے لئے۔ اور منشی نبی بخش صاحب مدرس مکتب اجمیر تحصیل دوسرے مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

جنازہ غائب

برادر مکرم حامد حسین خانصاحب میرٹھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ نے جو کہ مخلص احمدی تھیں۔ ۴- جولائی کو انتقال کیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خانصاحب ان احباب کے لئے دعائیں کرتے ہیں جنہوں نے مرحومہ کے ایام علالت میں دعائیں کیں۔

نور اور دیگر اخبارات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

برادران اسلام علیکم ایڈیٹر صاحب نور کی اپیل آپ لوگوں نے پڑھی ہوگی کام کرنے والے لوگوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ "نور" اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہیگی۔ اور ہر ایک احمدی نور اور دیگر اخبارات اور رسالہ جات کی اشاعت کی ترقی کو اپنا فرض خیال کریں۔

سردست میں بھی پانچ اخبارات کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ اس رقم کو اس طرح خرچ کیا جاوے کہ اس سے چند ایسے غیر مسلموں کے نام جو چھ آنہ سالانہ اخبار کی قیمت دینے کے لئے تیار ہوں۔ اخبار نور سال بھر کے لئے جاری کیا جاوے۔ خاکسار مرزا محمود احمد

میں احمدی کیوں ہوا

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں جناب مولوی ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی مقتدری کے احمدی ہونے کی اطلاع دیجا چکی ہے اب انھوں نے ان واقعات اور حالات کو مختصر طور پر قلمبند کر کے دیا ہے جن میں سے گذر کر انھیں قبول حق کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ اس مضمون کا ایک حصہ "میں احمدی کیوں ہوا" کے ہم عنوان سے آج کے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔ بقیہ انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں درج کیا جائیگا۔ ہم امید ہے حق پسند اور صداقت جو اصحاب اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

نظم

حیاتِ تازہ ہر دم پائے جو اس در پہ مر جائے

از جناب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر رامپوری

در احمد پہ یارب گوہر خستہ گذر جائے
حیاتِ تازہ ہر دم پائے جو اس در پہ مر جائے

وہی دم ہے۔ جو دم تیری محبت میں گذر جائے
تری عزت کی خاطر جائے میری جان اگر جائے

کلیجہ منہ کو آتا ہے مرا اس وہم مہلک سے
رہے زندہ مسیح ابن مریم تو گذر جائے

شواہد جرم انسانی کے ہیں اعضائے انسانی
کہنے دیں اگر یہ گھر کے بھیدی تو کہا جائے

جو اس دنیا میں آئے۔ آئے تیری ظل رحمت میں
یہاں سے جو کوئی جائے ترے زیر اثر جائے

نرالا تو ترا آئین الفت بھی نرالا ہے
نہ دل سے صبر باہر ہو نہ آنکھوں سے نظر جائے

فنا ہو جائیگا دل بھی۔ تو یہ ٹیسیں نہ جائینگی
یہ سودا تو نہ جائیگا۔ اگر جاتا ہو سر جائے

الٰہی میرے دامن کو بچانا داغ عصیاں کر
یہ جیسا بجبر آیا تھا ویسا بے حجر جائے

نہ چھوٹا ہے نہ چھوٹیگا تری کوچہ میں سر دھنا
ہے دل کو اگر مٹنا ہے۔ جاتا ہو تو سر جائے

بہت گذری ہے یا رب لذتِ غمہائے عصیاں میں
تمنا ہے یہ تھوڑی سی ترے غم میں گذر جائے

نگاہِ ناز سے دل کو بچانا سخت مشکل ہے
یہ وہ ناوک ہے آنکھوں میں لگے دل میں اتر جائے

محک امتحانِ عشق گوہر کوئے قاتل ہے
جسے جانا ہو جائے۔ ہاں سنبھل کر سوچ کر جائے

※ اشارہ اُن کی طرف ہے جو حضرت مسیح موعود کی مخالفت کے لئے آئے۔ اور مرید ہو کر گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی سالانہ جلسہ کی تقریروں کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر جو اہم اور ضروری مسائل پر تقریریں فرمائی تھیں اور جن کا احباب بہت انتظار کر رہے تھے۔ ان کی کتابت شروع کرا دیگئی ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب شائع ہو جائینگی۔ چونکہ آجکل کاغذ بہت گراں قیمت پر ملتا ہے۔ اور چھپوائی وغیرہ کے اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے اتنی ہی تعداد میں تقریریں چھپوائی جائینگی۔ جن کے نکل جانے کا یقین ہوگا۔ کیونکہ زیادہ تعداد میں چھپوا کر ان کے فروخت ہونیکا انتظار کرنا موجودہ حالات میں مشکل ہے۔ اس لئے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ جو احباب تقریروں کے مجموعہ کو خریدنا چاہیں۔ وہ اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی ۱۲ ارفی کاپی معہ محصول ڈاک کے حساب سے قیمت پیشگی بھی مرحمت فرما دیں اسطرح جہاں تقریروں کے چھپوانے کا اندازہ یقینی طور پر لگایا جا سکیگا۔ وہاں ان کے چھپوانے میں بھی بہت زیادہ آسانی اور سہولت ہو جائیگی۔ تقریروں کی لکھوائی چھپوائی اور کاغذ کا انشاء اللہ خاص خیال رکھا جائیگا۔ اور ۲۰×۲۶ کے قریباً ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہوگی ہم امید ہے۔ کہ احباب بہت جلدی اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ انجمن احمدیہ کے سکرٹری صاحبان سے خاص طور پر گذارش کی جاتی ہے۔ کہ جلدی توجہ فرمائیں۔ اور جو صاحب تقریریں خریدنا چاہیں۔ ان سے قیمتیں وصول کر کے میرے نام ارسال فرما دیں۔

کتاب شائع ہونے پر جس قدر جلدوں کی قیمت وصول ہو گی۔ وہ ان کی خدمت میں ارسال کر دی جائینگی۔ اس طرح محصول ڈاک میں بہت فائدہ رہیگا۔

خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۶- اگست ۱۹۱۸ء

ملفوظات حضرت مسیح موعود اور پیغام صلح کی فتنہ انگیزی و ہٹ دھرمی

کچھ عرصہ ہوا الفضل میں ہم نے اس فتنہ کا ذکر کیا تھا۔ جو غیر مبائعین حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے متعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ نیز ہم نے ان کی نسبت حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں خیانت اور تحریف کے نمونے پیش کر کے ثابت کیا تھا۔ کہ یہ لوگ ہرگز ہرگز اس قابل نہیں ہیں۔ کہ ان کی طرف سے پیش ہونے والی کسی تحریر کو اس وقت تک قابل اعتبار اور لائق وثوق سمجھا جائے۔ جب تک کہ اس کا حوالہ نہ بتایئں۔ اور اصل عبارت کے ساتھ مقابلہ کر کے نہ دیکھ لیا جائے اس کے علاوہ ہم نے ان نقائص کو بھی بیان کیا تھا۔ جو مہ ملفوظات مسیح موعود کے عنوان سے۔ بلا حوالہ تحریریں شائع کرنے کی وجہ سے رونما ہو رہے ہیں۔ یا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک ایسا انسان جو اس عنوان کے ماتحت شائع ہونے والی کسی تحریر کو پڑھ کر اس قدر محظوظ ہوتا ہے کہ اس کے اگلے حصہ کو بھی پڑھنے کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ کسی اخبار یا کتاب۔ کا حوالہ نہ ہونے کی وجہ سے بالکل ناکام رہتا ہے۔ اور اپنی خواہش کو پورا نہ کر سکنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود کے ایمان پرور الفاظ کے مطالعہ سے بھی محروم رہتا ہے۔ جس کا گناہ یقیناً ان۔ کے سر ہے۔ جو اس کا ارتکاب کر کے پھر اسے پیاسا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور پیاس بجھانے میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو بلا حوالہ نقل کرنے کا۔ اور کوئی نقص نہ ہو۔ تو بھی یہ اتنا بڑا نقص نہیں بلکہ گناہ ہے کہ کوئی احمدی جان بوجھ کر اس کا ارتکاب نہیں کر سکتا لیکن غیر مبائعین ہیں۔ کہ ایک مدت سے اس کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور باوجود اب زور سے توجہ دلانے اور مفصل طور پر اس نقص کی تشریح کر دینے کے بھی اس کے دور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جو صاف طور پر اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان کی نیت خاص ہے۔ اور وہ اس ٹٹی کی آڑ میں کوئی اور شکار کھیلنا چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے بتایا تھا۔ کہ موجودہ صورت میں۔ جبکہ ہم میں اور غیر مبائعین میں حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے معنی۔ اور مطالب میں اختلاف ہے۔ اور ایک ایک لفظ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کر کے بغیر پتہ ونشان کے تحریروں کا شائع کرنا۔ آپ کی مصدقہ تحریروں میں غیر مصدقہ تحریروں کے ذریعہ گڑبڑ ڈالنا۔ اور آئندہ کے لئے مصنوعی تحریروں کے گھڑنے کا دروازہ کھولنا ہے۔ نیز بغیر پتہ ونشان بتلائے۔ کسی تحریر میں حسب منشأ کمی بیشی یا تغیر وتبدل کرنے کا موقعہ پیدا کرنا ہے اس لئے ضروری ہے۔ جو تحریر شائع کی جائے۔ اس کا حوالہ بھی ساتھ دیا جائے۔ تاکہ اس قسم کے خطرات کا انسداد ہو جائے۔

پھر ہم نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر ان باتوں کو جانے بھی دیا جائے۔ تو ممکن ہے۔ کہ سہواً کسی تحریر میں غلطی واقعہ ہو جائے۔ جیسا کہ آجکل عام طور پر اخباروں میں ہوتا رہتا ہے۔ اور بعض اوقات بڑی بڑی بھاری غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بھی حوالہ دینے کی ضرورت ہے۔

کیونکہ اس کی اصلاح کی اس وقت تک کوئی صورت نہیں ہے جب تک کہ حوالہ ساتھ نہ ہو اور اصل تحریر سے مقابلہ کر کے نہ دیکھ لیا جائے

ان مذکورہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر ہم نے نتیجہ نکالا تھا۔ کہ احمدیت کے خلاف غیر مبائعین کا یہ حملہ بعینہٖ اسی قسم کا ہے جس قسم کا اسلام کے خلاف ان مفسد اور فتنہ پرداز لوگوں نے کیا تھا جو وضعی اور بناوٹی حدیثوں کے بانی مبانی تھے۔ انہوں نے اس فتنہ پردازی کے لئے یہی طریق اختیار کیا تھا۔ کہ اول اول تو صحیح حدیثوں کو بغیر ان کے راویوں کے بیان کرنا شروع کیا۔ لیکن جب دیکھا کہ ہمارا اعتبار قائم ہو گیا ہے۔ اور ہمارے لئے سلسلہ روایات کو قطع کرنے کی وجہ سے بناوٹی اور وضعی حدیثیں بنانے کا راستہ کھل گیا ہے تو انہوں نے اپنا اصل کام شروع کر دیا اور بیشمار وضعی حدیثیں بنا کر اس کثرت سے پھیلا دیں۔ کہ ہر ایک کے لئے صحیح اور وضعی حدیث میں امتیاز کرنا قریباً ناممکن ہو گیا۔ یہ فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہ تھا۔ بلکہ ایسا خطرناک فتنہ تھا۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اسلام کی حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا اور وہ اپنے فضل وکرم سے ایسے لوگ کھڑے نہ کر دیتا جنہوں نے وضعی اور غیر وضعی حدیثوں میں امتیاز کر کے دکھلایا تو نہ معلوم اسلام کا کیا حال ہوتا۔ اب ہمارے غیر مبائعین دوست انہیں فتنہ پرداز لوگوں کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ جنہوں نے وضعی حدیثیں بنائی تھیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ تحریرات حضرت مسیح موعود کے متعلق وہی فتنہ پیدا کر دیں۔ جو احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیدا کیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے پہلا قدم جو اٹھایا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو بلا حوالہ پیش کرنا شروع کر دیا ہے۔

ہم نے جہاں پیغام صلح کے حضرت مسیح موعود کی تحریروں کو بلا حوالہ نقل کرنے کے نقائص بتائے اور ان سے پیدا ہونے والے خطرناک نتیجہ کا اعلان کیا تھا۔ وہاں غیر مبائعین سے یہ بھی پوچھا تھا کہ ان تحریروں کو جہاں سے نقل کر کے شائع کیا جاتا ہے

وہاں کا پتہ ونشان نہ لکھنے کی وجہ ہی بتا دی جائے اور اس نقصان سے آگاہ کر دیا جائے۔ جو آپ لوگوں کے نزدیک حوالہ دینے سے واقع ہوتا ہے اب چاہیئے تو یہ تھا کہ یا تو جن نقائص اور نقصانات کی طرف ہم نے توجہ دلائی تھی۔ ان کو مدنظر رکھ کر آئندہ کے لئے حوالہ ساتھ دیا جاتا یا یہ ثابت کیا جاتا۔ کہ وہ نقائص نہیں ہیں۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اور یقیناً نہیں ہو سکتا تھا۔ تو وہ وجوہات ہی بتا دی جاتیں۔ جن کی وجہ سے حوالہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن کیسے تعجب اور حیرانی کی بات ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک بات پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہمارے جواب میں یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ

"جس دن سے پیغام صلح میں ملفوظات
مسیح موعود کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔
قادیان کے محمودی حلقوں میں سخت شورش
برپا ہے۔ انہیں دکھ ہے۔ کہ
مسیح موعود کے الفاظ کیوں پیغام صلح کے
ذریعہ سے لوگوں تک پہنچائے جاتے ہیں
مسیح موعود کی باتوں کی اشاعت ان کے
لئے موجب سوہان روح ہے۔ اور وہ
نہیں چاہتے۔ کہ ان سے لوگ فائدہ
اٹھائیں۔ چنانچہ الفضل نے اپنی ایک
تازہ اشاعت میں ایک طویل مضمون
لکھ کر شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق صاحب
کی مایہ ناز محنتوں پر پانی پھیر دیا ہے"

مذکورہ بالا الفاظ کو پڑھ کر ہر ایک شخص جس کی نظر سے ہمارا وہ مضمون گذرا ہے۔ جس میں ملفوظات حضرت مسیح موعود کے عنوان سے شائع ہونے والی تحریروں کے ساتھ حوالہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے بے اختیار ان الفاظ کے لکھنے والے کی عقل کے متعلق کہہ اٹھیگا۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

بھلا اس عقلمند سے کوئی پوچھے۔ کہ ملفوظات حضرت مسیح موعود کا پیغام میں سلسلہ شروع ہونے سے "محمودی حلقوں میں سخت شورش برپا" ہونے کا تمہارے پاس ثبوت ہی کیا ہے۔ کیا اسی مضمون سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے۔ جس میں سے ایک لفظ بھی ایسا نہیں دکھایا جا سکتا۔ جس کا یہ مطلب ہو

"کہ مسیح موعود کے الفاظ کیوں پیغام صلح
کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچائے
جاتے ہیں"

بلکہ برخلاف اس کے ہماری طرف سے تو اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے الفاظ کو ایسے طریق سے شائع کیا جائے۔ جس سے نہ صرف شائع ہونے والے الفاظ کے پڑھنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی غرض ہی پوری ہو سکے۔ بلکہ جو شائع نہ ہونے والے مضامین کا بھی موقعہ مل سکے۔ کیا پیغام صلح اپنے مندرجہ بالا الفاظ کی تصدیق میں ہمارے مضمون سے ایک فقرہ چھوڑ ایک لفظ بلکہ ایک حرف بھی پیش کر سکتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اسے دروغ بیانی سے شرمانا چاہئے۔ اور خوب اچھی طرح سن لینا چاہئے۔ کہ ہم وہ نہیں ہیں جو کسی جگہ اپنی سنہری روپہلی اغراض کے پورا ہونے کے خوف سے حضرت مسیح موعود کا نام لینا سم قاتل سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہم وہ ہیں۔ جو دل و جان سے آپ کے نام اور کلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور مقدور بھر اس کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اس کے لئے جو کوشش کی جائے۔ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے ملفوظات کے متعلق ایسے طریق کو ہرگز پسند نہیں کرتے جو بجائے مفید ہونے کے بہت بڑے نقصانات کا موجب ہو۔ اور جس سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہو۔ چونکہ پیغام صلح نے یہی طریق اختیار کر رکھا ہے جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ اس لئے اس کے خلاف آواز اٹھانا۔ اور اس سے پیدا ہونے والے فتنہ سے جماعت کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اب اگر ہماری اس آواز کا یہ مطلب ہے۔ کہ مسیح موعود کے الفاظ کیوں پیغام صلح کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچائے جاتے ہیں تو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو اس سخن فہمی پر ہم مبارکباد کہتے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اپنی سخن فہمی اور عقلمندی کا ثبوت مندرجہ ذیل الفاظ کے ذریعہ پیش کیا ہے۔ کہ

"الفضل نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں
اس پر ایک طویل مضمون لکھ کر شیخ یعقوب علی
اور مفتی محمد صادق صاحب کی مایہ ناز محنتوں
پر پانی پھیر دیا ہے"

ہم حیران ہیں۔ کہ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے فہم رسا اور عقل سلیم نے الفضل کے کس مضمون سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کیونکہ جس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس میں تو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ "ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان سے جو تحریریں شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا حوالہ ساتھ دیا جایا کرے۔ ورنہ انہیں مستند قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ الفضل نے شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق صاحب کی مایہ ناز محنتوں پر پانی پھیر دیا" ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کا ہی کام ہے جنہیں ساری دنیا سے نرالا دماغ دیا گیا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی عقل و فکر سے کام لیتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ جو الزام وہ ہم پر لگا رہے ہیں۔ در اصل وہ خود اس کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ ان کا بقول خود البدر اور الحکم کے فائلوں سے "ملفوظات حضرت مسیح موعود" لیکر شائع کرنا۔ لیکن ان اخبارات کا حوالہ نہ دینا منجملہ اور وجوہات کے ایک یہ وجہ بھی رکھتا ہے۔ کہ اس طرح پڑھنے والوں کی توجہ الحکم اور البدر کے ایڈیٹر صاحبان (شیخ یعقوب علی صاحب و مفتی محمد صادق صاحب) کی طرف نہ جا سکے۔ جنہیں خدا تعالے نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کو قلمبند کر کے اپنے اخبارات میں شائع کرنیکا موقعہ دیا۔ اور ان کے لئے کسی کے منہ سے کوئی دعائیہ کلمہ نہ نکل جائے۔ یہ کیسی کم ظرفی اور تنگ خیالی ہے۔ اور ساتھ ہی

اخلاقی جرم ہے۔ کیونکہ دوسروں کی محنت ہائے شاقہ کے نتائج کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرکے ناواقف لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا۔ اور اصل محنت کرنیوالوں کو ناواقف رکھنا کسی شریف انسان کا کام نہیں ہو سکتا لیکن تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب پیام صلح الحکم اور البدر سے صفحوں کے صفحے بلا حوالہ نقل کرکے جناب شیخ یعقوب علی صاحب وجناب مفتی محمد صادق صاحب کی مایۂ ناز محنتوں کے نتائج کا سرقہ خود کر رہے ہیں اور وہ فخر اور سعادت جو خدا تعالےٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کی اس کو اپنی عیاری سے چھیننا چاہتے ہیں۔ لیکن الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ کہ ہم نے ان کی مایۂ ناز محنتوں پر پانی پھیر دیا۔ کیونکر اور کس طرح؟ اس طرح کہ پیام صلح سے الحکم اور البدر سے نقل کردہ تحریروں کے ساتھ حوالہ دینے کی گذارش کر بیٹھے حالانکہ اگر ہماری یہ واجبی اور ضروری گذارش منظور ہو جاتی تو نہایت خطرناک نقائص کے انسداد کے علاوہ یہ فائدہ بھی حاصل ہو جاتا۔ کہ الحکم اور البدر کے کارکنوں کے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہتی۔ خیر چونکہ بیچارے ایڈیٹر صاحب پیام کا کام ہی یہ ہے کہ ہماری ہر بات کا الٹا نتیجہ نکالیں اس لئے وہ معذور ہیں۔ لیکن افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب وغیرہ بھی اس قسم کی لغو تحریریں لکھنے سے منع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

اس قسم کی لچر باتیں لکھنے کے بعد ہمارے مطالبہ کا جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"الفضل کو اگر کسی تقریر پر شک ہو تو وہ اس کا حوالہ دے۔ ہم اس کا اصل پتہ ونشان دکھا دیں گے"

معلوم ہوتا ہے ایڈیٹر صاحب پیام نے یا تو ہمارے سارے مضمون کو غور سے پڑھا نہیں۔ اور اگر پڑھا ہے۔ تو مندرجہ بالا الفاظ لکھتے وقت ذہن میں محفوظ نہیں رکھا۔ ورنہ وہ کبھی نہ لکھتے کہ "الفضل کو اگر کسی تقریر پر شک ہو" اگر کے کیا معنی الفضل تو صاف طور پر اور علی الاعلان کہہ چکا ہے کہ:۔

"موجودہ صورت میں جبکہ ہم میں اور غیر مبایعین میں حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے معنی اور مطالب میں اختلاف ہے۔ اور ایک ایک لفظ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرکے بغیر پتہ [illegible] ان کے [illegible] ریروں کا شائع کرنا ایک نہایت ہی خطرناک اور دھوکہ دہ جرأت ہے۔ اور ہم یہ خیال کرنے میں بالکل حق بجانب اور راستی پر ہونگے۔ کہ غیر مبایعین اس طریق سے ایک نہایت تباہ کن اور نقصان رساں ڈھنگ اختیار کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی مصدقہ وغیر مصدقہ تحریروں میں گڑ بڑ ڈالنے کے لئے ایسا خطرناک دروازہ کھول رہے ہیں جس کا نتیجہ انجام کار بڑے بڑے فسادات کا موجب ہوگا۔ کیونکہ بغیر پتہ و نشان کے حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرکے تحریروں کے شائع کرنے میں حسب منشاء کمی بیشی کرنے یا تغیر وتبدل کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ اور جبکہ ایسی نظیریں موجود ہیں کہ غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود کی کئی ایک تحریروں میں باوجود پتہ ونشان ساتھ لکھنے کے اپنی منشاء کے مطابق تغیر وتبدل کیا ہے تو پھر **ان کی طرف سے شائع ہونے والی ان تحریروں کا کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں جو کہ بغیر حوالہ اور بلا پتہ شائع کی جا رہی ہیں**"

کیا مندرجہ بالا جلی الفاظ کے ہوتے ہوئے بھی پیام صلح کو یہ کہنے کی ضرورت تھی کہ "الفضل کو اگر کسی تقریر پر شک ہو تو وہ اس کا حوالہ دے" ہرگز نہیں کیونکہ الفضل نے کسی چھوڑ تمام کی تمام تحریروں کو غیر معتبر اور ناقابل اعتبار قرار دیا ہے اور ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ پس اگر ایڈیٹر صاحب پیام صلح یہ کہنے پر کہ الفضل کو فلاں تحریر پر شک ہے۔ اس کا اصل پتہ ونشان دکھا سکتے ہیں تو اب انہیں چاہیے کہ جب تمام تحریروں کو ہم نے اول حوالہ نہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرے غیر مبایعین کے شیوہ تحریف سے آگاہ ہونے کے باعث ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔ تو اس وقت تک جس قدر تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کا اصل پتہ ونشان بذریعہ اخبار بتا دیں تاکہ ہم اور ہر ایک وہ شخص جو چاہے۔ اصل تحریروں کے ساتھ ان کا مقابلہ کرکے اپنا اطمینان کرلے۔ اور "آئندہ کے لئے حوالہ ساتھ دیا کریں۔ تاکہ آئندہ اس قسم کا کوئی سوال پیدا ہو اور نہ ایڈیٹر صاحب پیام صلح کو بعد میں اصل نشان وپتہ بتانے کی ضرورت رہے۔

کیا ہم امید رکھیں کہ ایڈیٹر صاحب پیام صلح ہماری اس گذارش کو شرف قبولیت بخشیں گے یا کم از کم اتنا ہی بتا دیں گے کہ "ملفوظات مسیح موعود" کے عنوان کے نیچے شائع ہونے والی تحریروں کا حوالہ نہ دینے کی وجہ کیا ہے۔ اور کون سے فوائد ہیں۔ تاکہ جہاں ہم نے حوالہ نہ دینے کے کئی ایک نقصانات اور خطرات بیان کئے ہیں۔ وہاں اس کے فوائد سے بھی آگاہ ہو سکیں۔ اور اگر نقصانات کے مقابلہ میں فوائد کو زیادہ پائیں تو ہم اپنے مطالبہ کو واپس لیں لیکن اگر نہ تو ہماری عرض منظور کی گئی اور نہ اپنی روش کے درست اور فائدہ مند ہونیکا ثبوت دیا گیا تو ہم مجبور ہونگے۔ کہ آپ لوگوں کے اس طریق عمل سے پیدا ہونے والے خطرات سے جماعت احمدیہ کو بار بار آگاہ کرتے رہیں۔

پیام صلح کی اس خطرناک روش کے متعلق ہم مولوی محمد علی صاحب کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ جو اس نے حضرت مسیح موعود کے ملفوظات کو بلا حوالہ نقل کرنے کی صورت میں اختیار کر رکھی ہے اور ان سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اس کی اصلاح کریں۔ ورنہ اس کا سب سے زیادہ بوجھ انہیں کی گردن پر پڑیگا۔ اور وہی پیدا ہونے والے فتنوں کے سب سے پہلے جوابدہ ہونگے۔ کیونکہ امیر کہلانے کی وجہ سے ان کا فرض ہے۔ کہ ان کے صدر مقام سے جو فتنہ اٹھتا ہے اس کے وہ جوابدہ ہوں ہاں اگر وہ "ملفوظات مسیح موعود" کے عنوان سے شائع ہونیوالی تحریروں کا بلا حوالہ ہی شائع ہونا پسند کرتے ہیں تو مہربانی کرکے اپنی پسندیدگی کی وجوہات سے آگاہ کردیں تاکہ ان نقائص کے مقابلہ میں رکھ کر جو ہم نے پیش کئے ہیں اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ وہ کہاں تک حق بجانب ہیں۔

زار کی حالتِ زار

موجودہ جنگ یورپ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ایسی صفائی اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ کہ اس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا اس پیشگوئی میں منجملہ اور واقعات کے ایک بڑا عظیم الشان واقعہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

یعنی وہ خطرناک وقت جس کے آنے کی پیشگوئی کی جاتی ہے۔ ایسا خطرناک اور عبرت انگیز ہوگا کہ معمولی اور عام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ شہنشاہ روس ایسے باشان و شوکت انسان کی بھی حالت زار ہو جائیگی۔ یہ الفاظ جہاں اس پیشگوئی کی عظمت کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ وہاں اس آنے والی خطرناک گھڑی کے پہچاننے کی ایک بہت بڑی علامت بھی ہیں جس کی خبر حضرت مرزا صاحب نے وحی الٰہی سے دی ہے۔ یہ علامت ایسے کھلے اور پورے طور پر پوری ہوئی ہے۔ کہ تمام دنیا اُس کی تصدیق کر رہی ہے۔ پیشتر ازیں زار روس کے معزول ہو کر قیدیوں کی شکل میں نہایت افسوسناک زندگی بسر کرنے کے متعلق لکھا جاتا رہا ہے۔ اور بالآخر چند ہی دن ہوئے اس کی نہایت عبرتناک موت کے متعلق اطلاع دی جا چکی ہے۔ یہ موت جن حالات اور جیسے واقعات میں واقع ہوئی۔ اس کی نظیر صفحات تاریخ میں شاذ و نادر ہی مل سکیگی۔ جنگ کے مصائب اور آفات کا جو لوگ شکار ہوئے ہیں۔ ان سب میں سے زیادہ عبرتناک شکار زار روس ہوا ہے۔ جس کے مصائب کا تصور کرنے سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کہاں وہ شان و شوکت کہ کروڑوں انسانوں کی قسمت کا فیصلہ اس کے ہاتھ میں اور کہاں یہ حالت کہ چند لوگوں نے اسے گولی سے اُڑا دیا۔ اور وہ بھی . . . . . . کسی قصور اور کسی جرم کی پاداش میں نہیں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ انھیں اپنے قبضہ سے اس کے چھن جانیکا خوف پیدا ہوا۔

اب اگرچہ زار روس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اپنے وجود سے حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے ان الفاظ کہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

کی کبھی نہ بھولنے والی صداقت ظاہر کر گیا ہے۔ اور آپ کے مجاب اللہ ہونے کے بیشمار ثبوتوں میں سے ایک ثبوت قرار پا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر آپ نے کئی سال پیشتر خبر شائع کی تھی اس کے حرف بحرف پورا ہونے میں کسی قسم کا شک شبہ نہیں رہ گیا۔ حق پسند اصحاب کی خدمت میں ہم گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس پیشگوئی پر غور کریں اور دیکھیں کہ کیا ایسی خبر اتنا عرصہ پہلے شائع کرنا جو لفظ بلفظ پوری ہوئی ہے کسی انسانی طاقت میں تھا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر حضرت مرزا صاحب کے مامور من اللہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ نے بڑے زبردست دعوے کے ساتھ اس پیشگوئی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے شائع کیا۔ اور آج وہ پوری ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ

"ستیارتھ پرکاش" اور اسکو ضبط کرنیوالی طاقت

"کانپور گزٹ" جس کا تعارف پیشتر ازیں ناظرین سے ہو چکا ہے۔ اس کے ایڈیٹر صاحب عجب شوریدہ مزاج آریہ سماجی معلوم ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ کنوئیں کا مینڈک اپنی دنیا جہان صرف کنوئیں کو ہی خیال کرتا ہے۔ اسی طرح ان صاحب کو اپنی طاقت اتنی زبردست نظر آتی ہے۔ کہ کسی کو خیال میں نہیں لاتے چنانچہ ہمارے "ستیارتھ پرکاش کی سخت دل آزار اور خطرناک تعلیم کو پیش کر کے اس کی ضبطی کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلانے پر لکھتے ہیں۔ کہ

"ہم الفضل اور مرزائیوں کو بتلانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو "ستیارتھ پرکاش" کو ضبط کر سکے"

یہ الفاظ اس غرور اور انانیت کو ظاہر کر رہے ہیں جو "کانپور گزٹ" کے ایڈیٹر صاحب کے سر میں پائی جاتی ہے۔ دنیا میں ان کو اپنے سوا کوئی طاقت نظر ہی نہیں آتی۔ ہم ان کے اس دعوے بے بنیاد کے جواب میں صرف اس قدر کہنا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ ۱۹۰۷ء میں جس طاقت نے لالہ لاجپت رائے کے دماغ کا علاج کیا اور آن واحد میں زیر حراست کر کے ہندوستان سے دور سمندر پار جا ڈالا تھا۔ آج بھی وہی طاقت خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان پر سایہ افگن ہے اور "ستیارتھ پرکاش" کو اس کی خطرناک تعلیم کی وجہ سے ضبط کر سکتی ہے۔ پھر وہ شخص جس کا نام بلراج ہے اور جسے "کانپور گزٹ" "شری یت" کے نام سے پکارتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس کی زندگی کے آخری لمحے جس سلطنت کے زبردست ہاتھ میں تمام ہوئے وہی ہماری خوش قسمتی سے اب بھی موجود ہے۔

پھر وہ پرچہ جو "آریہ مسافر" کے نام سے پنڈت لیکھرام کی یادگار کے طور پر شائع ہوتا تھا اپنی دل آزار اور مفسدانہ تحریروں کی وجہ سے جس طاقت نے ضبط کیا تھا۔ اسی سے ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے لئے ہم درخواست کر رہے ہیں۔

پس آج بھی یہ طاقت موجود ہے۔ اور "ستیارتھ پرکاش" کو بوجہ اس کی نہایت خطرناک تعلیم کے جو رعیت سے گذر کر بادشاہ تک کے خلاف زہر پھیلاتی ہے۔ ضبط کر سکتی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں اگر گورنمنٹ نے نہ صرف ہماری بلکہ تمام رعایا کی جو "ستیارتھ پرکاش" کی تحریروں سے نالاں ہے۔

قول الحق

میں احمدی کیوں ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا و ما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون ط ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم و ھو العزیز الحکیم ط

والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین والاٰخرین ط شفیع المذنبین ط رحمۃ للعالمین سیدنا و مولانا و حبیبنا و نبینا محمد خاتم النبیین و علی آلہ و اصحابہ و محبیہ و مطیعیہ اجمعین اللھم صل وسلم و بارک علیہ و علی من والاہ من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین ط و علینا معھم بھم یارب العالمین ط و علی کل ملائکتک المقربین برحمتک یا ارحم الراحمین

ہزار ہزار شکر کہ اس ارحم الراحمین پروردگار نے ہم پر اپنا فضل عظیم کیا مقدس دین اسلام اور مکرم نبی ہمیں عطا فرمایا۔ قرآن کا لازوال خزانہ بخشا پھر ایسے زمانہ میں پیدا کیا۔ جس کو اس نے انوار محمدیہ کے دوبارہ چمکانے کے لئے ازل سے چن رکھا تھا۔ اور ایک عظیم الشان ہستی کا ظہور اس زمانہ کے لئے مقدر فرمایا تھا۔ وہ مبارک زمانہ جس کے لئے بڑے بڑے لوگ آرزوئیں کرتے رہے۔ ہمارے اسلاف و بزرگان دین اسی نورانی وقت کے بہزار شوق و تمنا منتظر تھے۔ مہربان خدا نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی صداقت دنیا کو دکھائی۔ اور عظیم الشان طریق سے وہ زمانہ اور اس زمانہ کے آفتاب تاباں کو ظاہر فرما کر جہان انتظار میں وہ روشنی پھیلائی۔ جس سے ظلمت کے لشکروں نے سخت شکست کھا کر ندامت کے پہاڑوں میں منہ چھپایا۔ اسی جلوہ نے آنکھوں والوں کو نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء کا منظر دکھایا۔ اس خورشید الٰہی نے لاکھوں ہستیوں کو اپنی اشعہ و لمعات کی کشش سے کھینچ لیا حتّٰی کہ اس خاکسار ذرہ بےمقدار پر بھی اس الٰہی آفتاب نے ایک نظر مہر ڈالی۔ اور اپنے اندر جذب کر لیا

اخوۃ الکرام

میرے داخل سلسلہ ہونے کی خبر بذریعہ الفضل پہلے آپ سن چکے ہیں۔ اب میں خود حسب وعدہ کچھ عرض کرتا ہوں۔ بہت سے واقعات جن کو اس مضمون سے تعلق تھا۔ بعض وجوہ سے نہیں لکھے گئے۔ اس مضمون کا مقصد صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ کس طرح مجھے سلسلہ کی طرف توجہ ہوئی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرما کر کس طرح قبول کی توفیق دی۔

یہ عاجز سلسلہ احمدیہ کے متعلق زمانہ طالبعلمی سے ہی مختلف روایات اور مختلف باتیں سنتا رہا کبھی کبھی سلسلہ کے لٹریچر کی بعض بعض کتابیں بھی دیکھتا رہا۔

۱۹۱۶ء میں جبکہ خاکسار مدرسہ الٰہیات کانپور میں درس نظامی پڑھاتا تھا۔ کانپور ہی سے ایک تعزیت کے موقعہ پر چاٹگام جانا پڑا۔ وہاں پہنچکر عجیب حالات پیش آئے۔ جو میرے لئے سلسلہ کی مخالفت کے محرک ہوئے۔

چاٹگام میں احمدیت کی مخالفت

چاٹگام پہنچتے ہی یہ تذکرہ سننے میں آیا۔ کہ یہاں کچھ قادیانی لوگ آئے ہوئے ہیں۔ جن کے لیکچر ہو رہے ہیں مخالفت بھی کی جا رہی ہے۔ لیکن وہ لوگ کسی کی مخالفت سے نہیں ڈرتے۔ اور بہت ہی اخلاق سے لوگوں کو پھانستے ہیں۔"

میں یہ سنکر خواہشمند ہوا کہ ان "قادیانی" لوگوں کی ملاقات اور کچھ مباحثہ ہو تو اچھا ہے۔ لیکن احمدی مبلغین چاٹگام سے روانہ ہو چکے تھے۔ پھر علماء چاٹگام نے مجھے مجبور کیا۔ کہ احمدیت کے خلاف کچھ ضرور بیان کروں۔ چنانچہ بنگلہ اشتہار چھاپ کر تمام تشہیر کی گئی۔ کہ "قادیانی مذہب کا رد خوب خوب کیا جائیگا"

لوگوں کے دلوں میں جوش تازہ تھا چاروں طرف سے غول کے غول آنے لگے۔ جامع مسجد چاٹگام آدمیوں سے بھر گئی۔ جمعہ کے بعد لیکچر شروع ہوا۔ اور عصر کے اخیر وقت ختم ہوا اور میں نے حتی المقدور سلسلہ کے خلاف جان توڑ کوشش کی۔ اور اپنے خیال میں کوئی کسر نہ چھوڑی (اللھم اغفرلی) پھر چاٹگام سے واپسی پر مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں مدرس ہوا مدرسہ شمس العلوم میں پڑھاتا بھی تھا اور ماہوار رسالہ شمس العلوم بدایوں کا نائب مدیر بھی تھا رسالہ کی تمام نظم و ترتیب میرے ہی ہاتھوں سے ہوتی تھی اسی زمانہ میں جناب مولانا غلام قطب الدین صاحب سہیل شید پردیسی جی برہمچاری* نے انجمن حلقہ اہلسنت کا جلسہ

* جناب موصوف میرے حقیقی ماموں ہیں اور مجھے اکثر مقامات پر جہاں جلسے منعقد کرتے ہیں بلاتے ہیں۔ نیز بارہا مہینہ مہینہ بھر تک آپ کے ہمراہ رہکر میں نے ہندوستان میں دورے کئے ہیں۔ بالخصوص سہارنپور دہلی علیگڈھ رائپور۔ کانپور۔ لکھنؤ الہ آباد مضافات الہ آباد۔ فتحپور ہسوہ۔ وغیرہ مقامات پر بیانات کئے ہیں آپ نے ایکبار مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ "وفات مسیح کے متعلق میں نے پنجاب و ہندوستان کے علماء سے دریافت کیا لیکن کوئی ٹھیک جواب نہیں دیتا۔ میں نے کہا کہ جب جواب نہیں تو وفات مسیح تسلیم کیوں نہیں کر لیتے۔ کہا کہ علماء کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم وفات مسیح تسلیم کر لیں تو پھر سب ہی لوگ قادیانی ہو جائیں گے" فتدبر و تذکر و تامل و لا تکن من الغافلین۔

شاہجہانپور میں منعقد کیا۔ اور مختلف مقامات سے علماء و واعظین اور حضرات صوفیاء کو مدعو کیا اور بدایوں سے ہمیں بھی بلایا۔ حسب ذیل حضرات اس جلسہ میں باہر سے تشریف لائے تھے۔

جناب شاہ علی حسین صاحب اشرفی سجادہ نشین کچھوچھہ ضلع فیض آباد

جناب لسان الطریقت مولٰنا محمد فاخر صاحب الہ آبادی سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل رح۔

جناب حکیم ابو المنظور مولٰنا عبد الماجد صاحب قادری مقتدری بدایونی۔

جناب مولٰنا نعیم الدین صاحب مراد آبادی شاگرد خاص مولٰنا احمد رضا خانصاحب بریلوی

جناب مولٰنا سید ابو محمد صاحب اشرفی جیلانی مدرس حدیث کچھوچھہ۔

خود جناب مولٰنا برہچاری۔

خاکسار راقم الحروف۔

اور بھی بعض مولوی صاحبان تھے جن کے اسماء گرامی مجھے یاد نہیں رہے۔ بہرحال یہ جلسہ ہو رہا تھا ادھر علماء نے احمدیوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کی دونوں طرف سے اشتہار چلنے لگے نوبت بانیجا رسید کہ شرائط طے ہونے کے لئے مراسلت شروع ہوئی اور جناب حافظ سید مختار احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شاہجہانپور کے پاس ایک مراسلہ حسب اجماع علماء خاکسار کی طرف سے بھیجا گیا مراسلہ لیجانے والے جناب فقیر اللہ خانصاحب نے فرمایا۔ کہ اب رات ہو گئی۔ میری سائکل میں روشنی نہیں ہے۔ اس لئے میں واپس نہیں آ سکتا۔ کوئی صاحب میرے ہمراہ چلیں تو اس کا جواب ابھی معلوم ہو جائے۔ اسلامی جوش و مذہبی حمیت نے ابھارا۔ میں نے کہا چلئے میں خود چلتا ہوں۔ پس میں دینی خدمت کے ولولہ میں چل پڑا۔ راستہ میں جناب فقیر اللہ خانصاحب نے فرمایا۔ کہ ایک دن میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ کہ ایک آیت نظر پڑی۔ جس سے میرے خیال میں حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوتی ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔

فمن یملک من اللہ شیئاً ان اراد ان یھلک المسیح ابن مریم و امہ و من فی الارض جمیعاً

اس آیت میں "اگر چاہے تو ہلاک کرے" سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی ہلاک نہیں کیا۔ میں نے کہا یہ استدلال ٹھیک نہیں۔ اس لئے کہ آگے و امہ کا لفظ موجود ہے۔ جس سے ماننا پڑیگا کہ حضرت مریم بھی زندہ ہیں۔ خانصاحب نے فرمایا ہم ہاں کہینگے حضرت مریم بھی زندہ ہیں

میں نے کہا پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس زمانہ کے جو لوگ تھے وہ بھی سب زندہ ہیں۔ اس لئے کہ آگے و من فی الارض جمیعاً موجود ہے

بہرحال دفتر انجمن احمدیہ شاہجہانپور میں پہنچے حافظ صاحب کے آنے پر مراسلہ انھیں دیا گیا۔ دوسرے دن صبح کو جواب دینے کا وعدہ کیا۔ جناب فقیر اللہ خانصاحب نے گفتگو شروع فرما دی۔ اور آیت مذکورہ پڑھ کر وہی استدلال کیا۔ جو بیان ہو چکا۔ حافظ مختار احمد صاحب نے جوابات دیئے۔ میں اتنی دیر بالکل خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ آخر دینی جذبہ نے مجبور کیا۔ اور میں نے حافظ صاحب سے گفتگو کی۔ حافظ صاحب نے اثناء گفتگو میں کہا کہ احمدیت قربانی اسمر ہے۔ ہم نے تمام تکالیف و مصائب برداشت کئے اور حق کو مضبوط تھاما۔ ہمارے دلائل کا علماء جواب دیں۔ اور مرزا صاحب کی صداقت کو باطل ثابت کر دیں۔ تو ہم مرزا صاحب کے چھوڑنے کو تیار ہیں۔ مرزا صاحب نے یہ اعلان کیا۔ اور اس پر انعام بھی مقرر کیا ہے۔ اگر اس کا کوئی جواب دے۔ اعلان کا خلاصہ یہ ہے کہ باب تفعل سے توفی کا کوئی صیغہ ہو اور اللہ فاعل۔ ذی روح مفعول اور قرینہ نیند کے لئے نہ ہو تو ہمیشہ یہ لفظ موت ہی کے معنی میں آتا ہے۔ قرآن پاک کی شہادت سے حدیث کے الفاظ کی گواہی سے محاورات اور زبان عرب کے استعمال سے یہ امر کافی ثبوت رکھتا ہے غرض کہ اس گفتگو کے بعد میں واپس ہوا جلسہ میں علماء کرام میرے منتظر تھے آج شب کا جلسہ ختم ہوا صبح کو حضرات علماء روانہ ہوئے۔

پھر کچھ اشتہار نکلے۔ آخر میں چند دن بعد میری طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا جس میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے لکھا گیا تھا کہ وہ اب گریز نہ کیجئے یہی عنوان اشتہار تھا۔

ایک مبارک خواب اور زبردست انقلاب

چند روز بعد جبکہ ایک صاحب شاہجہانپور سے جناب حافظ مختار احمد صاحب کے اشتہار کا جواب لکھانے بدایوں آئے تو جناب مولٰنا عبد الماجد صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ چونکہ تمہیں قادیانیوں سے مناظرہ کرنا ہے۔ اس لئے ان کی کتابیں کچھ دیکھ لو۔ اور کتاب حقیقۃ الوحی لا کر مجھے دی۔ میں راتوں کو اسے دیکھنے لگا۔ تیسری رات کو یہ عجیب خواب دیکھا کہ میں ایک بڑے مکان میں ہوں۔ جس میں حضرت اشرفی میاں صاحب کچھوچھوی۔ اور جناب مولوی عبد الماجد صاحب کچھ گفتگو کر رہے تھے۔ چونکہ میرے خیال میں وہ باتیں مفید نہیں ہیں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔ مکان سے باہر ایک شور ہے۔ کہ

یہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آئے ہیں

میں فوراً قدم بڑھا کر چلا۔ تو ایک مسجد میں پہنچا جو بہت عظیم الشان ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب نماز سے فارغ ہو کر یہاں سے چلے گئے۔ پھر میں اس مکان کی طرف چلا جہاں حضرت مرزا صاحب ٹھہرے ہیں۔ وہ بہت بڑی ایک کوٹھی ہے۔ جس کے سامنے کچھ نوجوان لوگ، جن کے چہروں سے جوانمردی کے آثار ظاہر ہیں۔ اور سستی اور کاسل ان میں ذرہ نہیں۔ کھڑے ہیں۔ کچھ ٹہل رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب ان کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ یہ میرے علماء ہیں۔

میں کھڑا ہی تھا کہ حضرت مرزا صاحب کوٹھی سے نکلکر میرے پاس تشریف لائے چہرہ پر عزم و استقلال اور بشاشت ہے۔ مجھے بہت ہی لطف اور مہربانی کے ساتھ باتیں کرنا شروع کیں۔ میرے دل پر ایک خاص اثر ہوا۔ آپ نے لطیف لہجہ میں فرمایا۔ کہ دیکھو یہ لوگ مجھے کتنی ایذا پہنچاتے ہیں۔ یہ کہا اور اپنے جسم پر سے کُرتہ اُٹھا کر اپنا سینہ مبارک دکھانا چاہتے تھے۔ کہ ایک کمبخت نے دور سے ایک پتھر مارا۔ جو حضرت مرزا صاحب کے مبارک سینہ پر لگا۔ اور اس مغرے کی شہادت عینی سے تصدیق ہوئی جو فرمایا تھا کہ "دیکھو یہ لوگ مجھے کتنی ایذا پہنچاتے ہیں" پھر دائیں جانب سینۂ مبارک پر میں نے دیکھا کہ ایک سوراخ ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے۔ فرمایا اور بہت تہور اور خوشی کے لہجہ میں فرمایا۔ کہ یہ اکھاڑے کا نشان ہے اس کے بعد ایک مسجد کے قریب کھانا کھلایا جاتا ہے جس میں احباب بدایوں بھی شریک ہیں۔ جن میں برادرم خواجہ غلام نظام الدین صاحب (مولوی عالم) مجھے اچھی طرح یاد ہیں مجھے بھی وہاں کھانے کے لئے کہا گیا۔ جب میں کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ تو حضرت مرزا صاحب تشریف لائے۔ اور اپنے سامنے مجھے کھانا کھلوایا۔ مجھے خوب یقین تھا کہ یہ لنگر حضرت مرزا صاحب کا ہے۔

ادھر میں کھانا کھا چکا ادھر اعلان ہوا کہ حضرت مرزا صاحب کے خلاف جناب علامہ مولوی محب احمد صاحب بدایونی بیان کریں گے۔ چنانچہ ان کا بیان شروع ہو گیا۔ میں بھی شوق میں قدم بڑھائے چلا۔ تا سنوں کہ مرزا صاحب کے خلاف کیا بیان ہو رہا ہے۔ میں چلنے لگا تو معلوم ہوا کہ بیان ختم ہو گیا۔ اب لوگ واپس آ رہے ہیں۔ تمام لوگ آہستہ آہستہ گذر رہے ہیں۔ اور میں راستہ پر کھڑا ہوں۔ جبکہ مولوی واحد حسین صاحب بدایونی آئے تو میں نے اُن سے کہا کہ کہیئے مولانا مرزا صاحب کو کیسا پایا۔ مولوی صاحب نے اپنے زرد کرتے کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کہا کہ ایسا پایا۔

پھر ایک شور ہوا کہ ایک شخص مرزا صاحب کا مرید ہوگا۔ لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ اور وہ شخص بیعت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ بیٹھو بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہکر پنکھا اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور جتنے آدمی کھڑے تھے ہر ایک کو پنکھا کی۔ پھر ایک گھڑیاں کو چلایا۔ اور وقت درست کیا۔ پھر تشریف لائے اور اس شخص کو بیعت کیا بیعت ہوتے ہی لوگوں نے شور کرنا شروع کیا کہ یہ شخص جاہل تھا۔ جاہل تھا۔ میری آنکھ کھل گئی لیکن حضرت مرزا صاحب کا نورانی چہرہ اور اس سے عزم و استقلال کی شعاعوں کی نور باری آپ کا پرصبر کلام میں لطف گفتگو میں تاثیر اور بے تکلفی۔ اخلاق کریمہ نبویہ کا نمونہ۔ یہ ایسے مناظر تھے جنہوں نے دل کو موہ لیا تھا۔ اور اندر ہی اندر ایک گداز محبت پیدا کر دیا تھا۔

پھر ایک مرتبہ میں نے رویا میں دیکھا کہ قادیان پہنچا ہوں۔ اور ایک رسالے یا اخبار کے دفتر میں گیا ہوں۔ پھر وہاں سے واپس آیا ہوں۔

شعبان میں۔ جبکہ خاکسار پہلی بار قادیان پہنچا بعینہٖ یہ خواب پورا ہوا۔ وہی مکان وہی نقشہ دیکھنے میں آیا۔ ایک مرتبہ حضرت والد مرحوم کو خواب میں دیکھا۔ وہ مجھے ایک بڑے بزرگ کے مزار پر لیجا کر توجہ دلاتے ہیں۔ کہ یہ بہت عظیم الشان بزرگ ہیں قبر کا جو نقشہ ہے اسے خیال میں رکھنا ہوئے میں نے بہت سے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کی۔ لیکن وہ نقشہ نہ پایا۔ قادیان آکر جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے ساتھ جب مقبرہ بہشتی میں پہنچا تو وہی نقشہ آنکھوں میں پھر گیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود کی قبر مبارک پر نظر پڑی۔ تو دل بول اُٹھا کہ یہ وہی قبر ہے۔ جو رویا میں مجھے دکھائی گئی۔

تحقیق کا دور

یہ جو کچھ واقعات تھے اس زمانہ کے تھے۔ جبکہ عام مولویوں کی طرح میں بھی احمدی حضرات سے گفتگو کرتا رہتا تھا۔ اور یکطرفہ بحث کرتا متفرق طور سے مختلف مقامات پر بات چیت ہو جاتی۔ اور میں یہی کوشش کرتا کہ احمدیوں کو کسی طرح شکست دوں۔

اب جبکہ میں تبلیغ اسلام کی تیاری کے لئے مدرسۂ الٰہیات* میں آیا ہوا تھا۔ ماہ رجب میں جناب مولٰنا حافظ پیر روشن علی صاحب قادیانی احمدی و جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے و جناب مولوی ظل الرحمٰن صاحب ساکن بنگال کانپور پہنچے۔ اشتہار شائع ہوا۔ جلسہ کی تاریخ آئی۔ پریڈ پر جلسہ ہوا۔ مولٰنا پیر حافظ روشن علی صاحب نے وفات مسیح پر بیان کیا۔ سننے والوں کے کان کھڑے ہو گئے۔ حواس پراگندہ ہونے لگے۔ گھبرا گھبرا کر چیختے اور کہتے۔ کہ "یہ ہمارے حلق سے کیسے اُترے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے" شہر کے علماء کے پاس لوگ دوڑے۔ امرتسر اور بنارس تار دینے کی ٹھانی۔ لیکن کوئی فریادرس وہاں سے نہ آیا۔ میرے دل نے

●

* غفلت کا پردہ جس نے اتنے دن رسم جاہلیہ اصلی وجود و رنگ کو دور رکھا۔ اور اگر کچھ کیا تو یہ اس خواب کا تھوڑا سا حصہ رسالہ بردیسی اور اخبار اہلحدیث میں شائع کیا جسکا مقصد کوئی نیک نہ تھا۔ لیکن قربان جاوے اس الٰہی آفتاب کے جسکے چہرہ کو مخالفین بھی جناب الفاظ کہتے ہیں۔ کہ آخر اس نے اپنی کامل روشنی میں کھینچ لیا۔

اللّٰہم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و بارک و سلم

* مدرسۂ الٰہیات ایک مفید مدرسہ ہے کچھ نہیں تو کم از کم پرانے خیالات کا جمود توڑ کر ایک روشن خیالی پیدا کر دیتا ہے گو صحیح علم قرآنی نہ آسکے۔ علوم و معارف قرآن کے پیاسو قادیان کے سرچشمہ پر آؤ اور علم قرآن کا شیریں اور ٹھنڈا پانی پی کر روحانی تسلی حاصل کرو۔

مذہبی جوش سے چاہا۔ کہ میں ہی کچھ گفتگو کر ڈالوں۔ اس کے دوسرے روز تمام دن تفسیریں اور کتابیں دیکھ کر نوٹ کئے۔ اور شام کو بارادۂ گفتگو پریڈ کی طرف روانہ ہوئے۔ جواب ملا کہ باقاعدہ گفتگو ہو۔ پہلے شرائط طے ہوں۔ اس کے بعد مباحثہ ہو سکتا ہے۔ یہ شام عجب جوش و خروش کا ہنگامہ و نظارہ دکھا رہی تھی

بہرحال اس دن کے چار دن بعد مدرسہ الٰہیات میں مناظرہ قرار پایا۔ جس میں شہر کے اکثر ممتاز اور سربرآوردہ حضرات شریک تھے۔ پہلے دن وفات حضرت مسیح پر اور دوسرے دن دعاوی حضرت مرزا صاحب پر مباحثہ رہا۔ نتیجہ جو کچھ ہوا وہ اہل کانپور کو معلوم ہے۔ لیکن واقعہ ہے۔ کہ مناظرہ کے بعد بھی غیر احمدیوں میں ایک ہل چل پڑی رہی۔ بعض اہل انصاف نے تو صاف صاف کہا ہم تو وفات مسیح کے قائل ہو گئے۔ بعض طلبائے مدرسہ الٰہیات نے بھی میرے سامنے ایسا ہی اظہار کیا۔ اس مناظرہ میں نیز اس مناظرہ کے بعد خوب تحقیق کے مواقع ملے۔

دلائل پر ٹھنڈے دل سے غور

اب میں نے سوچا اور طبعاً اس طرف رجحان ہو گیا کہ اس معاملہ یعنی وفات مسیح اور مرزا صاحب کی صداقت پر کامل غور کیا جاوے۔ چنانچہ وفات مسیح کا خدا نے مجھے اس تحقیقات کے بعد یقین عطا فرما دیا۔ جس کے دلائل قطعیہ اور براہین بینہ ہم کسی دوسری جگہ یا دوسرے وقت لکھینگے۔ اور فی الحقیقت حضرت مرزا صاحب کی کتابیں نیز علمائے سلسلہ احمدیہ کی تصانیف کافی سے زیادہ اس مضمون پر موجود ہیں۔ منصف کے لئے اچھا موقعہ ہے کہ کامل تحقیق و غور کرے۔ یہ ادنیٰ سی بات کس قدر عبرت خیز ہے۔ کہ جب علمائے کرام سے کہا جائے کہ حیات مسیح کے دلائل بیان فرما دیجئے۔ تو جی چراتے ہیں۔ اور ادھر قدم رکھتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے مان لیا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ پھر مرزا صاحب کے دعوے کو اس سے کیا تعلق۔ آہ یہ کیسے علماء ہیں۔ جو اتنی سی معمولی بات نہیں سمجھتے۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ جب وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہو گئی۔ تو لامحالہ جس آنے والے مسیح کی پیشگوئی ہے۔ وہ خود حضرت مسیح ناصری نہیں ہو سکتے۔ لامحالہ کوئی مثیل مسیح دوسرا ہی شخص ہوگا۔ جو امت محمدیہ میں سے ہی ہوگا۔ اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ رہے اس کے دلائل وہ قرآن پاک کی آیات واضحہ اور احادیث نبویہ اور آثار و مسلمات اہل اسلام ہیں بہادر ہے جو انسان قرآن پاک کو اپنا قطعی حکم و عدل اور راہنما تسلیم کرتا ہے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کے دعوے سے انکار نہیں کر سکتا۔ نیز خدا نے صدہا آسمانی نشانات سے مرزا صاحب کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے۔ جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے

بہرحال میں نے ایک خالی الذہن اور غیر جانبدار ہو کر جب ٹھنڈے دل سے دلائل پر غور کیا۔ نیز خدا تعالیٰ سے دعائیں کیں اور استخارہ بھی کیا تو خدا تعالیٰ نے شرح صدر فرما دیا۔ اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو سچا اور واقعی خدا کی طرف سے تسلیم کیا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے کامل یقین عطا فرمایا۔ اور میرے دل کو مطمئن فرما دیا۔ کہ بیشک بیشک وہ مسیح جو اسلام کی خدمت کے لئے آنے والا تھا۔ وہ یہی کاسر صلیب و قاتل خنازیر جری اللہ فی حلل الانبیاء المسیح الموعود والمہدی المعہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ و علیٰ مطاعہ محمد الصلوٰۃ والسلام ہے۔

دوستو۔ جلدی نہ کرو۔ ضد اور ہٹ سے باز آؤ۔ خدا کا منادی ندا دیتا ہے۔ غور کرو اور انصاف سے کام لو اور یاد رکھو کہ ایک دن سب کو مرنا ہے اور خدا اور رسول کو منہ دکھانا ہے

شام کو طائران خوش الحان
پڑھتے ہیں کل من علیہا فان

کیا ٹھکانا ہے زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی کا

غرور و تمکین و کبر و نخوت یہ چند انفاس کے ہیں جھگڑے
سرور و عیش و نشاط و عشرت یہ چند انفاس کے ہیں جھگڑے
ملال و رنج و غم و مصیبت یہ چند انفاس کے ہیں جھگڑے
جوانی و حسن و جاہ و دولت یہ چند انفاس کے ہیں جھگڑے

اجل ہے استادہ دست بستہ نوید رخصت ہر ایک دم ہے
نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

الا لیس غیر اللّٰہ فی الدھر باقیا
و کل جلیس ما خلا اللّٰہ یھجر

پھر جب تم یہ یقین جانتے ہو کہ ایک دن ضرور اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے۔ اور ماں باپ بھائی بہن عزیز قریب دوست آشنا سب یہیں کے دوست ہیں۔ قبر و حشر اور آئندہ زندگی میں اگر کوئی چیز کام آنے والی ہے۔ تو ایمان و عمل صالح ہیں۔ دیکھو اندھا دھند تم ایک ایسے شخص کا انکار کرتے ہو۔ جو تمہیں ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ للّٰہ للّٰہ للّٰہ تمہیں اپنے اسلام و ایمان کا واسطہ قرآن کا واسطہ جناب حبیب کبریا سرور انبیاء خاتم المرسلین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا واسطہ تمام انبیاء و اولیاء کا واسطہ۔ خلفائے راشدین حضرت صدیق اکبرؓ فاروق اعظمؓ عثمان غنیؓ مولیٰ علیؓ کا واسطہ امام ہمام سیدنا حسن و حسین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کا واسطہ۔ قادریو! تمہیں حضرت سیدنا محبوب سبحانی غوث پاک رضی اللہ عنہ کا واسطہ۔

چشتیو! تمہیں حضرت خواجہ سیدنا معین الدین و سیدنا خواجہ قطب الدین و سیدنا نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کا واسطہ۔

نقشبندیو! تمہیں خواجہ سیدنا بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا واسطہ۔

سہروردیو! تمہیں سیدنا خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا واسطہ۔ للّٰہ للّٰہ للّٰہ اٹھو اور ذرا غور کرو۔ مبادا کہیں تم غفلت کے ہاتھوں مصائب کا منہ نہ دیکھو (باقی آئندہ)

ہنگامۂ یورپ

دشمن کا جوابی حملہ مسترد

لندن ۔ ۳۱ ۔ جولائی ایک فرانسیسی کمیونیک میں مرقوم ہے۔ کہ ایک نہایت ہی شدید آتشباری کے بعد جرمنوں نے ہماری نئی پوزیشن اوشی لاشہ ٹو پر حملہ کیا۔ ہم نے دشمن کا حملہ مسترد کر دیا۔ اور اپنی پوزیشن برقرار رکھی دریائے اورق کے کنارے فرین تاردنیائے کے شمال و مشرق میں زور دار معرکے ہوتے رہے۔ سرجی کا موضع بار بار فریقین کے قبضہ میں آیا نکل گیا۔ آخر کار ایک امریکن جوابی حملہ میں یہ موضع پھر ہمارے قبضہ میں آگیا ہے۔ کئی مقامات پر دشمن کی تاختوں کو مسترد کیا گیا اور پرنتی ہرلوش کے شمال و مشرق میں ہم نے بہت سی قیدی گرفتار کئے۔

امریکنوں کی کامیابی

لندن یکم اگست ایک سرکاری امریکن کمیونکٹ میں مرقوم ہے۔ کہ ۔ دشمن کی جو جماعتیں سرجی اور ریسلی کی لائن میں گھس آئے تھے اُن کو ہلاک یا قید کر لیا گیا۔ بوائس میونین کے جنوب و مغرب میں بہت ہی سخت سنگینوں کی لڑائی ہوتی رہی۔ اور ہم نے دشمن کو جنگل میں بھگا دیا۔ ہم نے گریبائی کے موضع پر قبضہ کر لیا۔ اور سرجی کے موضع تک پہنچ گئے۔

پسپائی کے متعلق جرمن بیان

ایمسٹرڈم ۲۹ جولائی ۔ برلن میں ایک نیم سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ کہ جس میں مرقوم ہے۔ کہ فرین "تاردینائے اور ریمز" تاردینائے کے حوالی میں ہم نے شب کے وقت اپنی لائن پیچھے ہٹالی۔ اور جو چیز ذرا بھی دشمن کے لئے مفید ہوسکتی تھی اس کو ہم نے تباہ کر دیا۔ دشمن کو پہلے ہماری واپسی کا بھی علم نہیں ہوا۔

توپخانے کی سرگرمی

لندن یکم ۔ اگست ایک برطانوی کمیونیک مظہر ہے کہ لینس کے گردونواح میں ہم نے ایک کامیاب حملہ کیا ویدسی برشناکس ۔ سوکورتے ۔ میارس اور ٹیپون میں دشمن کے توپخانہ نے سرگرمی کا اظہار کیا۔

ہوائی کامیابی

لندن ۔ یکم اگست ۔ ایک برطانوی کمیونیک میں مرقوم ہے کہ البرٹ کے شمال و مشرق میں توپخانہ کی سرگرمی جاری ہے۔ ہمارے ہوا بازوں نے گیارہ ٹن سے زائد وزن کے بم گرائے ہم نے دشمن کے پندرہ آلات گرائے اور ۲ کو بیکار کر دیا۔ ۲ برطانوی آلات لاپتہ ہیں۔ ہمارے شب کے اُڑنے والے آلات نے بھی ۲ ½ ٹن کے بم گرائے۔ ہمارے پیدلوں نے ۱۹ ۔ جولائی کو ایک آلہ گرا لیا۔

مزید لڑائی کی توقع

لندن ۔ ۳۱ ۔ جولائی ½ ۷ بجے صبح ۔ پیرس ماہرین متفق الرائے ہیں۔ کہ موجودہ شدید لڑائی ایک نئی بھاری لڑائی کا پیش خیمہ ہے۔ دشمن دونوں پہلوؤں پر اپنے محاذ کو مستحکم کرنے کی سخت کوششیں کر رہا ہے۔

فلسطین میں سرگرمی

لندن ۔ ۲۹ ۔ جولائی ۔ فلسطین کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ساحلی علاقہ میں سکھوں نے ایک کامیاب حملہ کیا۔ اور قیدی اور سامان گرفتار کیا۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ جورڈن کے مشرق میں ہندوستانی رسالہ نے ایک چوکی پر حملہ کیا اور دشمن کے کچھ آدمی ہلاک اور گرفتار کئے ہمارے ہوائی جہازوں نے امان شونیت اور مزن میں کمپوں پر بم گرائے ۔ عربوں نے جنوبی حجاز میں ترکوں کے ایک دستے پر اچانک حملہ کیا۔ اور تمام دستہ کو ہلاک کر دیا۔ یا بطور اسیران جنگ گرفتار کر لیا۔

آسٹریا اور صلح

لندن ۔ ۳۰ ۔ جولائی ایمسٹرڈم ۔ ویانا کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے اپر ہوس میں نئے وزیر اعظم بیرن مسبارگ نے اپنی پالیسی بیان کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریا ہر وقت ایک باعزت صلح کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن جب تک کہ ہمارے دشمنوں نے یکطرفہ طریق اختیار کر کے اپنی شرائط منانے کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ تب تک پوری سختی اور عزم صمیم کے ساتھ جنگ کے جاری رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

قیدیوں کی گرفتاری

لندن ۳۱ ۔ جولائی ۔ ہوس آف کامنز میں مسٹر میکفرسن نے بیان کیا کہ ۲۱ ۔ مارچ سے برطانیوں نے مغربی محاذ پر قریبا ۰۰ ۲۵۵ قیدی گرفتار کئے ہیں۔

اطالویوں نے حملہ پسپا کیا

لندن ۔ ۳۱ ۔ جولائی ۳ بجکر ۴۵ منٹ بعد دوپہر ایک اطالوی اعلان مظہر ہے کہ ہم نے کورنون کے خلاف ایک زبردست حملہ پورے طور پر پسپا کر دیا۔

جاپان میں سامان بارود میں دھماکہ

لندن ۔ ۳۰ ۔ جولائی شموزیکی (جاپان) سے ایک تار مظہر ہے۔ کہ سامان بارود کی ایک بھاری مقدار گاڑی میں سوار کئے جانے کے وقت پھٹ گئی خوف کیا جاتا ہے۔ کہ کئی جانوں کا نقصان ہوا ہے۔

کسی دشمن گورنمنٹ نے صلح کی تحریک نہیں کی

لندن ۔ ۳۱ ۔ جولائی ۔ دارالعلوم میں مسٹر لیس اسمتھ کے جواب میں مسٹر بالفور نے کہا کہ اب تک کسی دشمن گورنمنٹ نے ہمارے سامنے صلح کی تحریک پیش نہیں کی۔

دشمن کے شہروں پر ہوائی حملے

لندن یکم اگست ۱ بجکر ۴۵ منٹ شب ہوائی وزارت مظہر ہے کہ ۳۰ ۔ جولائی کو جس حملہ کی رپورٹ کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ہم نے سٹیشن لاہر پر بم گرائے۔ ہم نے ۳۰ جولائی کی شب کو سٹیٹ گارٹ میں بوش میکینٹو ورکس ڈیملر ورکس اور ریلوے سٹیشن پر ۲ ٹن بم گرائے جس سے سٹیشنوں کو آگ لگ گئی۔ ہم نے میمینا سٹیشن اور بارکوں پر بھی بم گرائے۔ جن سے ایک بھاری دھماکہ ہوا۔ ہم نے رمیلی جنکشن اور دو ہوائی جہازوں پر بم گرائے اور کلدار توپوں کے ذریعہ گولہ باری کی

ہندوستان کی خبریں

اخبار نویسوں کا ڈیپوٹیشن انگلستان کو پیسہ اخبار سے معلوم ہوا کہ وزارت سلطنت کی دعوت پر ہندوستان سے پانچ ایڈیٹران اخبار انگلستان جا رہے ہیں۔ جو چار ہفتے تک انگلستان اور مغربی محاذ کا دورہ کریں گے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے حسب ذیل ایڈیٹروں کی فوری روانگی کا انتظام کیا ہے۔ مسٹر جے۔ اے سینڈبروک ایڈیٹر "انگلشمین" کلکتہ مسٹر جیتندر ناتھ پرشاد گھوش ایڈیٹر "بسومتی" کلکتہ مسٹر کستوری رنگا آئنگر ایڈیٹر "ہندو" مدراس۔ مسٹر گوپال کرشن دیو دھر ایڈیٹر "سرونٹ آف انڈیا" پونہ۔ اور مسٹر محبوب عالم صاحب ایڈیٹر "پیسہ اخبار" لاہور

قرضۂ جنگ ۱۲۔ جولائی تک نئے قرضہ جنگ کے متعلق سرکاری دفاتر اور بنکوں میں جنگی بانڈز کی فروخت سے ۳۲ کروڑ ۲ لاکھ ۵۹ ہزار ۳ سو روپیہ وصول ہو چکا ہے

نئی بیماری لکھنؤ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ انفلوئنزا کی نئی بیماری وبائی صورت میں لکھنؤ پھیل گئی ہے۔

سیالکوٹ میں دربار حضور لاٹ صاحب پنجاب نے ۵۔ اگست کو سیالکوٹ میں سردار گنڈا سنگھ اپرائے کے سکول کے ہال میں بھرتی کے متعلق ایک دربار منعقد فرمایا

ہندوستانی سپاہ کو مزید بھتہ دوران جنگ میں ہندوستانی سپاہ کے لئے جو مزید بھتہ کی منظوری ہوئی ہے۔ اس کا حوالہ سرکاری طور سے غیر معمولی گزٹ آف انڈیا میں دیا گیا ہے۔ ہر ایک سپاہی جس وقت محاذ جنگ کو روانہ ہوتا ہے۔ تو "بونس" وغیرہ ملا کر اسکو ۶۵ روپیہ ماہوار اوسط پڑتا ہے۔ اور مزید جنگی بونس جو ہر ۶ ماہ کے بعد دیا جائیگا ۴ روپیہ ماہوار کے برابر ہوگا۔ رسالدار صوبیدار کے عہدوں کی تنخواہوں میں ۲۰ روپیہ ماہوار کا اضافہ ہوگا۔ رسالیدار جمعدار کی تنخواہوں میں ۵ روپیہ ماہوار کا

عازمان حج کا ایک جہاز روانہ ہوا محافظ حجاج کمیٹی بمبئی کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ نے مہربانی سے ایک جہاز حاجیوں کے لئے دیا۔ جس میں ۶۸۹ مرد ۱۷۹ عورتیں ۱۸ لڑکے ۱۸ لڑکیاں اور ۳۱ بچے کل ۹۳۵ آدمی ۱۲۔ جولائی کو روانہ ہوئے۔ ان میں ۱۹۵ ہندوستانی تھے

اسپیشل کانفرنس پنجاب اسپیشل کانفرنس کا اجلاس ۲۷۔ جولائی کو دن کے ۱۲ بجے بندے ماترم ہال امرتسر میں منعقد ہوا۔ تمام حاضرین کی تعداد ۶ - ۷ سو کے درمیان تھی - ۱۱ میں تقریباً ۲۵۰